www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر

مقالات

سید سلیمان ندویؒ کی دینی خدمات

آپ صوبہ بہار کے ایک مردم خیز گاؤں دیسنہ (ضلع پٹنہ) میں ۲۳ صفر ۱۳۰۲ھ / ۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد پھلواری اور دربھنگہ میں تحصیلِ علم کے لئے مقیم رہے۔

۱۹۰۱ء میں "دار العلوم ندوۃ العلماء" لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ "ندوۃ" میں ان کے ادبی و علمی ذوق کی جلا ہوئی۔ ان کا سب سے پہلا مضمون ۱۹۰۳ء میں "وقت" کے عنوان سے رسالہ "مخزن" لاہور میں چھپا، جس کے ایڈیٹر اس وقت کے مشہور اہلِ قلم شیخ عبدالقادر تھے۔ اسی سال ان کا دوسرا مضمون "علم اور اسلام" کے عنوان سے "علی گڑھ میگزین" میں بھی تعریفی نوٹ کے ساتھ شائع ہوا۔[1]

سید سلیمان ندویؒ عربی مضامین، اخبارات و رسائل کا مطالعہ کیا کرتے تھے اس طرح اُن میں جدید عربی ادب کا ذوق پیدا ہوا۔ شبلی نعمانی نے مجلّہ الندوۃ (ماہانہ رسالہ) سید صاحبؒ کے سپرد کردیا۔ ایک مرتبہ سید صاحب نے بہترین فصیح و بلیغ انداز میں عربی زبان میں تقریر کی، اس کو سُن کر ان کے استاد گرامی شبلی نعمانی اتنے خوش ہوئے کہ اپنے سر سے عمامہ اتار کر اپنے شاگرد رشید (ندوی صاحب) کے سر پر باندھ دیا۔[2]

شبلی نعمانی کے "دفتر سیرت" میں شمولیت :

شبلی نعمانیؒ نے ۱۹۱۲ء میں ایک کمیٹی "مجلس تالیف سیرۃ النبی" تشکیل دی، اور اس میں انگریزی کے دو مترجم رکھے جبکہ عربی کے مددگار کی حیثیت سے سید صاحب کا تقرر ہوا۔

سید صاحبؒ فرماتے ہیں: میرے ذمہ یہ خدمت سپرد ہوئی کہ میں "صحیح بخاری" سے سیرت کے واقعات کو یکجا کروں۔[3]

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سید صاحبؒ نے پانچ ماہ "الہلال" میں کام کیا پھر وہاں سے چھوڑ کر "دکن کالج" پونہ میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے۔ (۵)

۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء کو ان کے استاد گرامی شبلی نعمانی انتقال کر گئے۔ اس کے بعد سید صاحب مستقل طور پر "دار المصنفین، اعظم گڑھ" میں آ گئے۔ (۶)

وفات: ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ اتوار کی رات دنیائے علم و ادب کا یہ درخشندہ آفتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا ـــــ انا للہ وانا الیہ راجعون

سید صاحبؒ کی تصنیفات اور ان کا مختصر جائزہ:

سید صاحبؒ مولانا شبلیؒ کے جانشین، علومِ شرقیہ کے ممتاز عالم تھے۔ تاریخ و تحقیق ان کے خاص موضوع تھے، وہ ادبی بصیرت اور شاعرانہ ذوق میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ آپؒ کی مختلف موضوعات پر درج ذیل "مؤلفات" ہیں۔

I۔ سیرت النبیؐ سے متعلق:

(الف) سیرۃ النبیؐ جلد ۳، ۴، ۵، ۶، ۷

(ب) خطباتِ مدراس

(ج) رحمتِ عالمؐ

II۔ سوانحی تصانیف: (الف) حیاتِ مالکؒ (ب) سیرتِ عائشہؓ (ج) خیام (د) حیاتِ شبلی

III۔ علمی، تحقیقی و تاریخی تصانیف: (الف) ارض القرآن: ج ۱، ۲ (ب) عرب و ہند کے تعلقات (ج) عربوں کی جہاز رانی (د) سیر افغانستان (ھ) یادِ رفتگان

"سیرت النبیؐ" کی دو جلدیں علامہ شبلی نعمانیؒ کی تصنیف کردہ تھیں لیکن ان کی تدوین اور مقدمہ لکھنے کی سعادت سید صاحبؒ کو نصیب ہوئی۔

"سیرت النبیؐ"

جلد سوم: اس جلد کے اندر نبی پاک ﷺ کے معجزات پر تفصیلاً تبصرہ کیا گیا ہے پھر سحر اور معجزہ کے موضوع پر علمی بحث بھی کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے مباحث مثلاً مکالمۂ الٰہی، وحی، نزولِ ملائکہ، انبیاءؑ، معراجِ نبوی، شق القمر، معجزۂ قرآن، خصائصِ محمدی، نیز ختم نبوت پر بھی بحث کی ہے، یہ جلد ۱۹۲۴ء میں چھپ گئی تھی۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جلد چہارم ۱۹۳۲ء میں ان کی معرکۃ الاراء کتاب "سیرۃ النبی" کی چوتھی جلد شائع ہوئی جس میں "منصبِ نبوت" اور "محمدی نبوت" کے لوازم و خصائص پر بحث کی گئی ہے۔

جلد پنجم : ۱۹۳۵ء میں "سیرۃ النبی" کی پانچویں جلد شائع ہوئی، جس کا موضوع عبادات ہے۔

جلد ششم : ۱۹۳۹ء میں یہ جلد شائع ہوئی، جس میں اسلام کی اخلاقی تعلیمات [9] پر مباحث ہیں۔ اس جلد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ مولانا مناظر احسن گیلانی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اس جلد کو سید صاحب کا "کارِ عظیم" قرار دیا ہے۔

"سیرۃ النبی" جلد ہفتم اس جلد کا خاکہ تیار ہو چکا تھا کہ تکمیل سے پہلے سید صاحب اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے۔

مولانا ابوالحسن ندوی حفظہ اللہ فرماتے ہیں۔

> "یہ کتاب اگر مکمل ہو جاتی تو نہ صرف سلسلہ "سیرت النبی" پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا بلکہ ان کے علمی و ذہنی کمالات، وسعتِ نظر، جامعیت، اعتدال و توازن، احتیاط، شریعتِ اسلامی کے مزاج سے آشنائی، قدیم و جدید کی واقفیت نہ صرف براہِ راست بلکہ اعلیٰ درجہ کی فکری بصیرت اور علمی و فکری پختگی کی بنا پر جو چیز تیار ہوتی اس میں وہ شریعتِ اسلامی اور تعلیمات نبوی کی بہتر سے بہتر نمائندگی اور ترجمانی بھی ہوتی" [10]

خطباتِ مدراس

۱۹۲۵ء میں آپ نے جنوبی ہند کی مسلم ایجوکیشن ایسوسی ایشن، کی دعوت پر سیرت النبی ﷺ پر آٹھ خطبے دیئے جو "خطباتِ مدراس" کے نام سے شائع ہوئے ان خطبات میں سیرت النبی ایسے اچھوتے اور دل نشین انداز میں پیش کی گئی ہے کہ اس سے بہتر طریقے پر اب تک پیش نہیں کی جاسکی، یہ خطبات اپنے ادب و انشاء اور زورِ خطابت کے لحاظ سے اردو ادب کے شاہکار [11] سمجھے جاتے ہیں۔

"خطباتِ مدراس" کے متعلق مولانا ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں :

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"خطبات مدراس" سیرتِ نبوی کا عطر ہیں اور اس سے بہتر طریقہ پر ابھی تک
سیرت کو پیش نہیں کیا گیا" (۱۲)

"رحمتِ عالم"

۱۹۴۰ء میں "رحمتِ عالم" بچوں کے لئے لکھی جو سلیس اور آسان زبان میں رسول ﷺ کی سیرت پر مشتمل ہے۔ (۱۳)

"حیاتِ مالک"

اس میں امام مالکؒ امام دارالہجرۃ کی سوانح عمری سے متعلق کچھ جلی عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ آپ کو امام مالکؒ سے خاص عقیدت تھی۔ ابو علیؒ لکھتے ہیں:

"امام مالک پر جہاں تک ہمارا حافظہ کام کرتا ہے بہترین کتاب ہے۔ پھر اُردو
میں کوئی کتاب اس کے ہم پلہ نہیں لکھی گئی" (۱۴)

سیرتِ عائشہؓ

اس کتاب میں سید صاحبؒ نے اپنی ذہانت اور دلیل سے عورتوں کا درجہ بلند کیا ہے، اس سوانح عمری سے اسلام میں عورتوں کے حقوق، ان کا احترام اور ان کا بلند مقام بھی متعین ہوتا ہے، شاہ معین الدین ندوی لکھتے ہیں:

"اگرچہ وہ حضرت عائشہ کی سوانح عمری ہے، لیکن ایک حیثیت سے وہ بھی
سیرتِ نبوی کا ضمیمہ ہے" (۱۵)

"خیام"

۱۹۳۳ء میں سید صاحبؒ کی مشہور و معروف محققانہ تصنیف "خیام" شائع ہوئی، علمی دنیا کو پہلی دفعہ معلوم ہوا کہ ان کی شراب بھٹی کی شراب نہ تھی بلکہ "شرابِ معرفت" اور "بادۂ حقیقت" تھی نیز وہ نہ ایک شاعر تھا بلکہ فلسفی، منجم، ریاضی دان بھی تھا، اس کتاب کے متعلق سید صاحبؒ لکھتے ہیں:

"میں نے یہ کتاب محض اس حقیقت کے اظہار کے لئے پیش کی تھی کہ اہل
مغرب کو معلوم ہو جائے کہ جس تحقیق پر انہیں ناز ہے، علمائے مشرق ان سے کسی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

طرح سے بھی پیچھے نہیں" (۱۶)

"حیاتِ شبلی"

سید صاحب ؒ نے اپنے استادِ گرامی کی سوانح عمری لکھ کر سعادت مندی کا ثبوت فراہم کیا نیز اس سلسلے میں سید صاحب ؒ غیر جانبدار رہے بقول سید صاحب ؒ "یہ ۹۰۰ صفحات کی کتاب صرف اس عہد کے ایک اہم شخص کی سوانح عمری ہی نہیں بلکہ درحقیقت مسلمانانِ ہند کے پچاس برس کے علمی وادبی، سیاسی ومذہبی اور قومی واقعات کی تاریخ بن گئی" (۱۷)

"تاریخ ارض القرآن" جلد I,II

اس کتاب میں "ارض قرآن" کا جغرافیہ، اقوامِ عرب کے سیاسی، تاریخی، نسبی، قومی، دینی، تجارتی اور تمدنی حالات پر بحث کی گئی ہے، اور قرآن مجید کے بیانات سے اس کی مطابقت دکھائی گئی ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں "تاریخ ارضِ قرآن" میں سید صاحب نے تمام انسانی تاریخ کے سلسلہ میں نئی راہیں کھولیں، بلکہ قرآن مجید کی کے بعض جزئی شخصیتوں کے متعلق بعض ایسے اہم انکشافات کیے جن کی روشنی میں ان کی حیثیتوں اور ان کی قدر وقیمت میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ (۱۸)

"عرب وہند کے تعلقات"

اس کتاب کا مقصد ہندو، مسلمان کے درمیان پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا جو انگریزوں نے اپنی سیاسی مصلحتوں کی بنا پر پھیلا رکھی تھیں۔ ڈاکٹر زبیر احمد صدیقی لکھتے ہیں: "یہ اردو اَدبیات میں بیش بہا اضافہ ہے اور مصنف نے اِسے سے جس طرح تصنیف کیا ہے کہ یہ دنیائے اردو ادب میں انہی کا حصہ ہے" (۱۹)

"عربوں کی جہاز رانی"

مارچ ۱۹۳۱ء میں عربوں کی جہاز رانی پر بمبئی گورنمنٹ کے شعبہ تعلیم کی سرپرستی میں چار خطبے دیئے جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ موجودہ جہاز رانی کی ترقی میں عربوں کا کتنا حصہ ہے۔ بعد میں اس کو کتابی شکل دے دی گئی، جو ڈھائی سو صفحات پر مشتمل ہے۔ (۲۰)

اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب لکھتے ہیں: کم ہی کتابیں ہوتی ہیں جو خاص وعام کو یکساں پسند آتی ہیں، ان خوش نصیب کتب میں سے مولانا کی تازہ تصنیف: "عربوں کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جہاز رانی" بھی ہے جس کا مضمون اتنا اچھوتا اور مواد اتنا زیادہ کہ اس کی توقع کم تھی" (۲۱)

"سیر افغانستان"

یہ مولانا موصوف کا سفرنامہ ہے، یہ سفرنامہ سیر و سیاحت کی محض تفریحی سرگذشت نہیں ہے بلکہ اس میں افغانستان کے اہم تاریخی واقعات، آثار قدیمہ، موجودہ افغانستان کے تعلیمی اور صنعتی مدارس، قدیم و جدید تمدن کے مظاہر وغیرہ، غرض یہ کہ افغانستان کے جملہ تاریخی و تمدنی، علمی و معاشرتی حالات آگئے ہیں۔ علامہ اقبال ؒ جو اس سفر میں سید صاحب ؒ کے ہمرکاب تھے۔ فرماتے ہیں:

> "سید صاحب ؒ علم و فضل کا دریا ہے جس سے سینکڑوں نہریں نکلتی ہیں اور ہزاروں سوکھی بستیاں سیراب ہوتی ہیں۔ آپ صرف عالم ہی نہیں بلکہ امیر العلماء ہیں، مصنف ہی نہیں رئیسُ المصنفین بھی ہیں" (۲۲)

"یادِ رفتگاں" (وفیات)

اس کتاب میں ۱۹۱۴ء سے ۱۹۵۲ء تک کے ۱۳۵ اکابرین و مشاہیر کی وفات پر سید صاحب ؒ نے اپنے جذبات اور تاثرات کو قلمبند کیا ہے اور ان کے کارناموں کا بھی تذکرہ کیا ہے، اس کتاب میں سوانح بھی ہے اور تذکرہ بھی، احوال بھی ہیں، افکار بھی، نیز تاریخی اسناد بھی ہیں اور جغرافیائی معلومات بھی، مدارس و معابد کا حال بھی اور اخبارات و رسائل کی فہرست بھی ہے۔

مولانا موصوف کی علمی یادگاروں میں ان کی اہم تصانیف کے علاوہ "دار المصنفین" اور اس کا ماہانہ رسالہ "معارف" بھی شامل ہے۔ اس رسالے میں ادارت کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ انہوں نے بے شمار مذہبی، علمی، ادبی اور تاریخی مضامین بھی لکھے۔

الغرض مولانا ندوی جیسی جامع کمالات شخصیت کہیں دیر بعد ہی پیدا ہوتی ہے، جملہ علومِ اسلامی پر ان کی گہری نظر تھی اور بعض علوم میں امامت و اجتہاد کے مقام پر فائز تھے، آپ کا علمی درجہ بہت وسیع اور بلند تھا جس کو احاطۂ تحریر میں لانا مشکل ہے نیز ان کے پیش نظر اسلامی احکام و تعلیمات کی صحیح اور دل نشین انداز میں تعبیر و ترجمانی تھی۔ رحمہُ اللہ تعالی رحمۃً واسعۃ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حوالہ جات

۱۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ ۔ (جامعہ پنجاب، لاہور) ۲۶٦/۱۱،
اور شاہ معین الدین ندوی : حیاتِ سلیمان، اعظم گڑھ، ۱۹۷۳ء ص ۱۷
۲۔ سلیمان ندوی : حیاتِ شبلی، (ط ۳، ۱۹۴۳ء) ص ۴۵۸
۳۔ حیاتِ شبلی، ص ۷۰۷
۴۔ حیاتِ شبلی، ص ۷۰۷
۵۔ غلام محمد : تذکرۃ سلیمان (کراچی، ۱۹۶۰ء) ص ۱۷۲
۶۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، ۲٦۷/۱۱
۷۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ (لاہور، ۲۳ نومبر ۱۹۵۳ء ص ۸۱
۸۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، ۲٦۸/۱۱
۹۔ معارف کی پانچ اشاعتیں، (معارف جنوری ۱۹۴۰ء)
۱۰۔ "سیرۃ النبی ؐ"، پیش لفظ جلد دوم، ص ۲
۱۱۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، ۲٦۸/۱۱
۱۲۔ پرانے چراغ (کراچی، ط ۲، ۱۹۷۵ء) ص ۵٦
۱۳۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، ۲٦۹/۱۱
۱۴۔ ابو علی اعظم گڑھ : مولانا سلیمان ندوی کے علمی و تاریخی کارنامے،
معارف (مئی ۱۹٦۰ء) ۳۵/۴۴
۱۵۔ معارف ' سلیمان نمبر
۱٦۔ غلام محمد : تذکرۃ سلیمان (کراچی ۱۹٦۰ء) ص ۵۴
۱۷۔ حیاتِ شبلی، ص ۸۔۹
۱۸۔ معارف ' سلیمان نمبر ۱۹۵۵ء ۲۲٦/۷۵
۱۹۔ عرب و ہند کے تعلقات، معارف جنوری ۱۹۳۱ء (ص ۱٦۸)
۲۰۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، ۲٦۸/۱۱
۲۱۔ عربوں کی جہاز رانی پر استدراک، معارف مئی ۱۹۳٦ء، ص ۳۲۵
۲۲۔ معارف ' سلیمان نمبر مئی ۱۹۵۵ء ص ۲۸

☆ ○ ☆

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ